بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۰ شہادت ۱۳۴۴ ھش ، ۷ ذوالحجہ ۱۳۸۴ ھ ، ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام بھی حضور کی طبیعت اچھی تھی اور اس وقت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز یہ ہے کہ روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑے

جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا

"ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقوےٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا۔ جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوےٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحبِ کشش ہو اور بذریعہ دُعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی؟ ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحبِ کشش نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالےٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاقی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ پس جو شخص محبت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کے تریاقی مادہ کی وجہ سے اس گناہ کی زہر دُور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہیں۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکّروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دُعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تو ہی اُسے دُور کر اور لذّت اور نور نازل فرما۔ جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم)

اخبارِ احمدیہ

—٭ مجلس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ علماء سلسلہ کے علاوہ انشاء اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ اجتماع میں شمولیت فرمائیں گے۔ ضلع گوجرانوالہ کے اراکین انصار اللہ و دیگر احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—٭ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بارھویں تربیتی کلاس اس سال مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء تا یکم مئی ۱۹۶۵ء منعقد ہو رہی ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔ نمائندے کے انتخاب میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ ایسے تمام خدام جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور آجکل فارغ ہیں وہ اس کلاس میں ضرور شریک ہوں قائدین اس امر کا اہتمام کریں کہ اس کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم اور نصاب سے متعلقہ کتب کے علاوہ تین کاپیاں بھی اپنے ہمراہ لائے۔

کلاس میں شامل ہونے والے جملہ خدام کی تعداد اور اسما سے جلد از جلد اطلاع دے کر ممنون فرماویں تاکہ انتظامات میں دقت نہ ہو (مہتمم تعلیم)

—٭ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (ارشاد حضرت مصلح الموعودؓ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اپریل ۶۵ء

اشاعتِ اسلام کا طریقِ کار

صوفی نذیر احمد صاحب مودودی صاحب کو ایک کھلے خط میں لکھتے ہیں جو "صدق جدید" لکھنؤ میں شائع ہوا ہے:۔

"جناب محترم مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب
السلام علیکم

مَیں گزشتہ سال بھر کے عرصہ سے آپ کی خدمت میں ایک آخری گزارش کرنے کی تیاری میں تھا لیکن انتظار یہ تھا کہ پانچ برس کے لئے پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ہولے تو یہ کوشش کروں گا اب چونکہ یہ مرحلہ طے ہو چکا لہٰذا کچھ گزارش ہے۔

دو نقطہ ہائے نگاہ کا تقابل

(۱) حکومت کی مشنری ہاتھ میں آ جائے تو دین کی خدمت موثر طور پر کی جا سکتی ہے۔ یہ طاقت نہ ہو تو کام ہونا مشکل ہے" اصولی طور پر آپ کا موقف ابتدا سے یہی رہا ہے۔

(۲) دین کا کام ایمان اور یقین کی قوت اور اصلاحی طریقہ عمل ہی سے انجام پا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں مادی قوت بھی اگر کوئی چیز ہے تو اس کی حیثیت محض ثانوی ہے۔ اصولی ابتدائی اور بنیادی نہیں ہے۔ کسی بھی معاشرہ میں سیاسی اصلاح صرف اتنی مقدار سے ممکن ہے جس مقدار سے اس میں دینی بیداری آ چکی ہو یا لائی جا چکی ہے"

(صدق جدید ۲۶ مارچ ۶۵ء ص۳)

چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں حضرت سیّد احمد بریلوی صاحب کی ایک عبارت ایشیا سے نقل کی تھی جو ہم یہاں پھر نقل کر دیتے ہیں:۔

"تاج فریدوں اور تخت سکندری میری نظروں میں جَو کے برابر بھی نہیں قیصر و کسریٰ کی مملکت کا خیال تک دل میں نہیں۔

اتنی سی تمنّا ہے کہ اکثر افراد بنی آدم بلکہ دنیا کے تمام خطّے ربّ العالمین کے ان احکام کے تابع ہو جائیں جنہیں ہم شریعتِ اسلامیہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اس بارے میں کسی کی طرف سے کشمکش کا امکان باقی نہ رہے۔ بس اس کام کی تکمیل مقصود ہے خواہ میرے ہاتھ سے پورا ہو یا کسی دوسرے کے ہاتھ سے جو حیلہ اس مدعا کے حصول کا باعث بن سکتا ہے اسے بروئے کار لاتا ہوں اور جو تدبیر اس مقصد کے لئے مفید نظر آتی ہے اس سے کام لیتا ہوں"

(بحوالہ ایشیا ۴/۶۵ ص اوّل)

اب ایک عبارت ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی ملاحظہ ہو:۔

"ہند میں دو واقعہ ہوئے ہیں ایک سید احمد صاحب کا اور دوسرا ہمارا ۔۔۔ ان کا کام لڑائی کرنا تھا انہوں نے شروع کر دی مگر اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر تھا جو کہ اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۱۹۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی مماثلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان سب کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جو مماثلت کو مکمل کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح اخلاقی تعلیم پر زور دیتے تھے اور موسوی جہادوں کی اصلاح کرنے آئے تھے انہوں نے کوئی تلوار نہیں اٹھائی۔ مسیح موعود کے لئے بھی یہی مقرر تھا کہ وہ اسلام کی خوبیوں کو تعلیم کی عملی سچائیوں سے قائم کرے اور اس اعتراض کو دور کرے جو اسلام پر اسی رنگ میں کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلایا گیا ہے۔ یہ اعتراض مسیح موعود کے وقت میں بالکل اٹھا دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ اسلام کے زندہ برکات اور فیوض سے اس کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کریگا اور اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جیسے آج اس ترقی کے زمانہ میں بھی اسلام محض اپنی پاک تعلیم اور اس کے برکات اور ثمرات کے لحاظ سے مؤثر اور مفید ہے ایسا ہی ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مفید اور موثر پایا گیا ہے کیونکہ یہ زندہ مذہب ہے۔ یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے مسیح موعود کی پیشگوئی فرمائی اُسکے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا یضع الحرب وہ لڑائیوں کو اٹھا دے گا۔ اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو اور بتاؤ کہ کیا اس وقت ضرورت نہیں کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی پر مجدد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدد تو ضرور ہو گا۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت موسیٰ علیہ السلام سے ہے تو اس مماثلت کے لحاظ سے ضروری ہے کہ اس صدی کا مجدد مسیح ہو۔ کیونکہ (مسیح) چودھوی صدی پر موسیٰ کے بعد آیا تھا اور آج کل چودھویں صدی ہے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۱۱/۱۲)

اب پھر ایک دفعہ صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا کھلا خط بنام مودودی صاحب کو غور سے پڑھیں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ جو بات صوفی صاحب آج مودودی صاحب کو لکھ رہے ہیں۔ احمدیت کی بنیاد ہی اس حقیقت پر رکھی گئی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہی اس غرض سے ہوئی ہے کہ دنیا میں اصلاح کی پُر امن مہم چلا کر اسلام کو قائم کریں اور جیسا کہ یضع الحرب کی پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے جنگ و جدل کو ختم کر دیں۔

آج اگر ہم دنیا کی اقوام پر ایک نظر ڈالیں تو پہلی بات جو ہم محسوس کریں گے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگ دنیا میں امن کے خواہشمند ہیں اور تمام اقوام پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم دنیا میں امن چاہتے ہیں۔ چنانچہ صدر ایوب کے حالیہ چین اور روس کے دوروں سے بھی یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ آج کوئی قوم نہیں ہے جو جنگ و جدل کی خواہاں ہو۔ کم سے کم یہ بات تو ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ آج کوئی قوم نہیں جو پکار کر کہتی ہو کہ ہم جنگ کے ذریعہ تمام دنیا پر قابض ہو جائیں گے بلکہ ہر ایک قوم اپنے نظریات پُر امن طریقوں سے دنیا میں پھیلانا چاہتی ہے۔ آج پریس میں جو طاقت ہے وہ تلوار بلکہ ایٹم بم میں بھی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں آج صرف قلم کا جہاد ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مذہب کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کا دعوے یہ نہ ہو کہ وہ دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ مذہب تو صرف اپنی خوبیوں کی وجہ سے ہی کامیاب ہوتا رہا ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب غیر دینی طاقتوں نے مذہب کو مٹانے کی کوشش کی ہے وہ ہمیشہ ناکام ہوتی رہی ہیں۔ الفضل ۳ فروری ۱۹۵۸ء کے اداریہ کا ایک اقتباس یہاں غیر موزوں نہیں ہو گا:۔

"ہم یہاں جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلامی تحریک خلافتِ راشدہ کے ساتھ ختم نہیں ہو گی بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق چلتی رہی اور ہر صدی میں مجددین مبعوث ہوتے رہے جنہوں نے اپنے اتباع کے ذریعہ اسلامی تحریک کو مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلا دیا اور ہر جگہ اسلامی معاشرہ قائم کر دیا۔ اگر انسان غور سے گزشتہ چند صدیوں کی تاریخ کا مطالعہ کرے تو اس کو معلوم ہو گا کہ آج اسلام کی تعلیمات کا اثر تمام دنیا پر نمایاں ہے۔ اور موجودہ تہذیب کے بہترین پہلو اسلام ہی کے مرہونِ منت ہیں۔

اس معنی میں بھی اسلام ایک زندہ دین ہے اور آج تمام دنیا اسلامی تعلیمات سے متاثر ہے۔ اگرچہ ان تعلیمات کی صورت مسخ کر دی گئی ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ اس زمانہ میں اسلامی تحریک نئے جوش و خروش کے ساتھ بطور ایک عالمگیر تحریک کے از سرِ نو برپا کی جاتی۔ جماعتِ احمدیہ اسی کام کے لئے کھڑی کی گئی ہے اور وہ تمام دنیا میں پھیل کر اسلام کے صحیح چہرہ سے لوگوں کو روشناس کرا رہی ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہی ہے کہ تمام دنیا میں اسلامی معاشرہ قائم کر دیا جائے یعنی تمام دنیا کے انسان اپنی زندگیوں کو اسلامی روحانی تحریک کے سانچے میں ڈھال لیں اور جو اعمال بجا لائیں وہ صبغۃ اللہ میں ڈوبے ہوئے ہوں اور اس طرح یہ روحانی تحریک تمام دنیا کو جنت کا نمونہ بنا دے"

(الفضل ۴ فروری ۵۸ء ص۲)

دارالافتاء ربوہ

حج اور قربانی کے متعلق ضروری مسائل

۲

قربانی کی شرائط

قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو۔ اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہوسکتا ہے کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

• قربانی (۱۰۔۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو ہوسکتی ہے) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان قربانی کے دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر و تحمید کہا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تحمید و تکبیر ہے خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے کام میں لگتے تو تکبیر کہتے (الفضل ۷ اگست ۱۹۲۲ء)

• بعد نماز عید قربانی کرنی چاہیئے۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارھویں تک اتفاقاً ختم ہوتا ہے۔ لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

• قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

• قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال کو گھر میں رکھے۔ تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو کام میں استعمال کر سکیں۔ (قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جاسکتی) بہتر یہ ہے کہ صدر انجمن احمدیہ میں کھال یا اس کی قیمت صدقات ارسال کرنا چاہیئے۔

• جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں۔ ان کو چاہیئے کہ ذوالحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔ اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہوگیا ہے۔

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

سوال۔ ایک دوست نے قربانی کے واسطے رقم ارسال کی ہے لیکن وہ قربانی کے دنوں کے بعد موصول ہوئی ہے۔ اس قربانی کی رقم کو کس طرح استعمال کیا جاوے۔ اب قربانی کا بدلہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ اس رقم کو اب رکھ لیا جاوے اور پھر قربانی کے دنوں میں اس کی طرف سے قربانی کردی جاوے۔ اس پر اگر قربانی لازم ہے تو ادا ہوجاوے گی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے۔ کہ اس (ذوالحجہ کے) سارے مہینہ میں قربانی ہوسکتی ہے۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۲۲ء)

• ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی ہوسکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کرسکتا ہے۔ ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔

• یہاں خاندان سے تمام دور نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں۔ اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ حال ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کرسکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔

• بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہوسکتے ہیں۔ آئمہ کا خیال ہے کہ ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔ اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں۔ تو وہ بھی ہوسکتا ہے۔ ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔ اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے۔ لیکن کئی غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کردیا کرتے تھے اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کردیا کرتا ہوں۔ (الفضل مورخہ ۷ اگست ۱۹۴۲ء)

سوال:۔ بکرے کی عمر قربانی کے لئے کتنی ہونی چاہیئے۔

جواب۔ قربانی کے جانوروں میں سے دنبہ چھ ماہ کا جائز ہے۔ موجودہ مشکلات کے پیش نظر بکرا ایک سال کا بھی ہوسکتا ہے۔ ورنہ اصل حکم تو یہی ہے کہ دو سال کا ہو۔ گائے کم از کم دو سال کی ہونی چاہیئے۔ چھترا اگر چھ ماہ کا ہو اور جسمانی طور پر عام مضبوط اور بڑا نظر آتا ہو کہ اگر اسے ایک سال کی عمر کے چھتروں میں چھوڑا جائے تو وہ ان کے برابر معلوم ہو تو اس عمر کا بھی جائز ہے۔

سوال۔ ایک گائے جس کی عمر دو سال ایک ماہ ہے مگر ابھی تک دوندی نہیں ہوئی۔ کیا اس کی قربانی جائز ہے۔

جواب۔ گائے کے لئے دو سال کی عمر کا ہونا شرط ہے۔ اس کے بعد وہ دوندی ہو یا نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ دوندا ہونا ایک غالب علامت ہے کہ گائے دو سال کی ہوچکی ہے۔ ورنہ اصل علامت دو سال کا ہوجانا ہے۔ اور اونٹ کے لئے پانچ سال کا ہونا ہے۔ پس جب یہ عمر ہوجاوے تو اس کی قربانی جائز ہے۔

قربانی کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا چاہیئے کہ خود کھائیں۔ اور دوستوں کو دیں۔ چاہے سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے۔ اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۲۲ء)

سوال:۔ ایک صاحب نے دریافت کی کہ قربانی کا گوشت ہندو یا عیسائی یعنی غیر اقوام مذاہب کے دوستوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ فرمایا خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی تحفہ دینا جائز ہے۔

(الفضل یکم جولائی ۱۹۱۵ء)

سوال:۔ قربانی اور عقیقہ دونوں ایک جانور میں ہوسکتے ہیں یا نہیں

جواب۔ عقیقہ کا جو اصل مقصد ہے اور جس مقصد کے حصول کے لئے یہ شروع ہوا ہے اس کے پیش نظر حقیقی عقیقہ وہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ جو صحیح احادیث میں وارد تصریحات کے مطابق ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کل غلام رھینۃ بعقیقتہ
تذبح عنہ یوم سابعہ
ویسمّی فیہ و یحلق رأسہ

(رواہ الترمذی)

یعنی ہر لڑکے کا عقیقہ اس کی زندگی کو بابرکت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جاوے۔ اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال اتروائے جائیں پس صحیح طریقہ وہی ہے جس کی تصریح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے اور اسی میں برکت ہے۔ اور اسی کے مطابق ہمارا عمل ہے۔

اس امر کا تو کوئی ایک فقیہ بھی قائل نہیں کہ ایک جانور میں کچھ حصے تو قربانی کے لئے ہوں اور کچھ حصے عقیقہ کے ہوں۔ ایسا کرنے سے نہ تو قربانی ہی ہوگی اور نہ عقیقہ۔ کیونکہ قربانی کے لئے شرط ہے کہ اس کے مکمل حصے قربانی کی نیت سے خریدے گئے ہوں۔ اگر ایک حصہ گوشت کا کھانے کے لئے یا کسی اور مستحب غرض کے لئے خریدا گیا ہو تو قربانی جائز نہیں رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا اور مخفی طور پر بویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھلائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہوجائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقربا و اعزا کا خون بھی ہیچ نظر آئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۳۲۲)

شذرات

شیخ خورشید احمد

"درندگی کا راج" اور جماعتِ اسلامی

جماعتِ اسلامی کے ماہنامہ ترجمان القرآن نے اس امر پر بڑی تشویش اور دکھ کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے ملک میں سُرعت کے ساتھ اخلاقی انحطاط آرہا ہے جس کے نتیجہ میں یہاں پر انسانی جان اور عزّت وآبرو کا احترام رخصت ہو رہا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ یہ صورتحال

"ہر اس شخص کے لئے انتہائی پریشان کُن ہے جس کے اندر انسانیت کی کوئی معمولی رمق بھی باقی ہے۔۔۔۔ نہایت معمولی معمولی باتوں پر بڑی شقاوتِ قلبی کیساتھ قیمتی جانوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے یوں نظر آتا ہے کہ ہمارے اس ملک کی بستیاں آدمیت سے خالی ہو رہی ہیں اور ان کی جگہ درندگی کا راج قائم ہو رہا ہے۔"

(ترجمان القرآن ماہ مارچ ۶۵ء)

اس تشویشناک حالت کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے:۔

"انسانی خون کی یہ ارزانی کسی ہنگامی اور وقتی صورتِ حال کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے کچھ ایسے اسباب ہیں جن پر اس ملک کے حکمرانوں اور تمام ہی خواہوں کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کیونکہ اگر اس کا بر وقت تدارک نہ کیا گیا تو یہ ملک بڑی سُرعت کے ساتھ تباہی کے راستے پر بڑھتا چلا جائے گا۔"

اخلاقی انحطاط کی یہ حالت واقعی حد درجہ قابلِ افسوس ہے اور ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اس کے اسباب کا جائزہ لے کر اس کا تدارک کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے لیکن ماہنامہ ترجمان القرآن اور اس کے متعلقین نے کیا کبھی اس امر پر بھی غور کیا ہے کہ اس صورتحال کے پیدا کرنے میں خود ان کا بھی حصّہ ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کے زمانہ میں خود جماعتِ اسلامی کے راہنما بھی عوام کو تشدّد اور خونریزی پر اُکساتے رہے ہیں جس کی وجہ سے ان فسادات کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کو اپنی رپورٹ میں یہ لکھنا پڑا کہ:۔

"مولانا مودودی نے اپنی بعض تقریروں میں جو تسنیم میں شائع ہوئیں لفظ جنگ استعمال کیا۔۔۔ فسادی عناصر کو (جو وحشیانہ قتل وغارت اور خونریزی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ ناقل) تشدّد کا شکار کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔۔۔ سیّد فردوس شاہ کو ۴۔ کی شام کو ایک غضب ناک ہجوم نے مسجد وزیرخاں کے اندر یا باہر قتل کر دیا یہ بعد میں ہونے والے واقعات کا محض ایک پیش خیمہ تھا لیکن اس حادثہ کے بعد بھی جماعتِ اسلامی نے نہ اظہارِ تاسف کیا نہ اس وحشیانہ قتل کی مذمت میں ایک لفظ کہا بلکہ اس کے برعکس اس جماعت کے بانی نے آگ اور خون کے اس ہولناک ہنگامے کے درمیان "قادیانی مسئلہ" کا بم پھینک دیا۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۷۰-۲۷۱)

اِس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ اِس وقت بقول "ترجمان القرآن" ملک میں جو "درندگی کا راج قائم ہو رہا ہے" اس کے قیام میں خود جماعتِ اسلامی کا بھی حصّہ ہے۔ یہ صورتِ حال ان سب عناصر کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو وقتی مصلحتوں اور سیاسی اغراض کے پیشِ نظر پہلے خود تشدّد اور درندگی کو ہوا دیتے ہیں مگر جب یہ آگ بے قابو ہو کر پھیلنے لگتی ہے تو پھر اخلاقی انحطاط کا رونا رو کر آنسو بہانے لگتے ہیں۔

باہمی اتحاد کا ایک قیمتی اصول

حال ہی میں کراچی سے "صدائے ملت" کے نام سے ایک نئے ہفت روزہ کا جناب محمد مسرور صاحب کی ادارت میں اجرا ہوا ہے۔ ہمیں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ اس اخبار کے جو مقاصد قرار دیئے گئے ہیں ان میں یہ امر بھی شامل ہے کہ:۔

"وہ اپنی محدود استطاعت کے مطابق ملتِ پاکستان کے اس مذہبی شعور کو دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرے (جس کے تحت) بجائے اس کے کہ اس سے فرقہ وارانہ سرگرمیاں اُبھریں یہ مذہبی شعور پاکستان کو متحد ومضبوط کرنے اور پاکستانیوں کو ایک مربوط وحدت بنانے کے کام آئے ظاہر ہے کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے ضمن میں ان چیزوں پر زور دیں جو سب مسلمانوں میں مشترک ہیں اور ان سے بچیں جن پر زور دینے سے آپس کے اختلافات بڑھتے ہیں اور دلوں میں منافرت پیدا ہوتی ہے۔"

(صدائے ملت جلد ا شمارہ ۱)

معاصر نے اس مقصد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"صدائے ملّت کی کوشش ہوگی کہ وہ اپنے قارئین کی توجہ زیادہ سے زیادہ اسلام کے ان بنیادی اصولوں کی طرف دلائے جو سب مسلمان فرقوں میں مشترک ہیں اور فروعات میں جو اختلافات چلے آتے ہیں ان کے معاملہ وسعتِ قلبی برتنے کی دعوت دے۔"

یہ مقصد واقعی بہت بلند اور نیک مقصد ہے ہماری دلی دعا ہے کہ معاصر اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو۔ درحقیقت پاکستان کے استحکام اور وحدتِ ملی پیدا کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ ہم اسلام کے ان بنیادی اصولوں کو اتحاد کی بنیاد بنائیں جن میں تمام مسلمان فرقے اور ہر مکتب خیال کے مسلمان متفق ومتحد ہیں۔ قائد اعظم نے اِسی اصول کو اپنایا تھا اور اسی کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا تھا۔ اور یہ کوئی نیا اصول نہیں ہے۔ قرآن کریم نے تو اسے وسیع کر کے غیر مسلموں کے سامنے بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

قل یا اھل الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔ (آل عمران)

یعنی تو کہدے کہ اے اہلِ کتاب! کم سے کم ایک ایسی بات پر ہی ہمارے ساتھ تعاون کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیشہ اس اصول کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ چنانچہ آج سے تیس برس قبل جب حضور نے محسوس کیا کہ ملکی سیاست میں مسلمانوں کا متحد ہو جانا ضروری ہے تو آپ نے بڑے زور سے یہی اصول پیش کیا تھا اور تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"مشترکہ عقائد کو بنیاد بنا کر ایک ہو جاؤ کہ مسلمانوں کے لئے کامیابی کی صرف اور صرف یہی صورت ہے۔"

"خاتم المحدثین والمفسرین"

روزنامہ الجمعیۃ کی اشاعتِ خاص میں ایک مضمون حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شائع ہوا ہے اس کی چند سطور ملاحظہ ہوں:۔

"شاہ صاحب تمام علومِ متداولہ وفنونِ عقلیہ ونقلیہ میں کامل دستگاہ رکھتے۔ ذہن رسا پایا تھا علم تعبیر رؤیا میں دسترس حاصل تھی۔۔ ۔۔۔ اہلِ علم آپ کو استاذ الاساتذہ امام بقیۃ السلف خاتم المحدثین والمفسرین کے معزز القاب سے یاد کرتے ہیں۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ برّعظیم پاک وہند میں علم وعمل کی انتہا آپ اور آپ کے بھائیوں پر ختم ہے۔"

بلا تبصرہ

ماہنامہ "تبصرہ" لاہور شمارہ مئی ۶۴ء صفحہ ۲ پر قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی ایک تقریر یوں نقل کی گئی ہے:۔

"ہندوستان نبوت کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں سب سے پہلے رسول حضرت آدمؑ تشریف لائے۔ حضرت شیثؑ دوسرے رسول تھے۔ ان کی قبر شریف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ "اجودھیا" میں ہے۔ نقشبندیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں نے اپنے کشف کے ذریعہ معلوم کیا کہ سرزمینِ پنجاب میں دو رسولوں کی قبریں ہیں۔ دیوبند کے پہلے مہتمم حضرت مولانا رفیع الدین کا گذر جب اس مقام پر ہوا جہاں آج حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کا مزار ہے اُس وقت وہاں کھیت تھے تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر فرمایا۔ مجھے یہاں نبوت کے انوار محسوس ہوتے ہیں۔ حضرت نانوتویؒ نے اپنی بعض تالیفات میں لکھا ہے کہ رامچندر جی اور کرشن جی کے ناموں کے ساتھ گستاخی نہ کی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ حضرات رسول ہوں۔ اور ان کی تعلیمات دوسرے رسولوں کی طرح مسخ ہو گئی ہوں۔"

("تبصرہ" ماہ مئی ۶۴ء صفحہ ۲ بحوالہ سہ روزہ "مدینہ" بجنور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ کی راولپنڈی میں تشریف آوری پر
اہم دینی تقریبات

۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء کو حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے راولپنڈی تشریف لائیں۔ آپ دو دن یہاں قیام فرما رہیں۔

صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور محترمہ رشیدہ حسین سیکرٹری مال بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ کے دورانِ قیام کی اہم دینی مصروفیات کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء کو صبح ۱۰ بجے سے ½۱۲ بجے جلسہ یوم خلافت مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے کی۔

جلسہ ۱۰ بجے شروع ہونا تھا۔ لیکن مستورات صبح ½۸ بجے سے ہی مسجد میں آنا شروع ہو گئیں ½۹ بجے تک مسجد کا ہال پُر ہو گیا۔ ٹھیک دس بجے حضرت سیدہ موصوفہ معہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ۔ بیگم میجر مقبول احمد صاحب صدر مقامی کی معیت میں تشریف لائیں۔ ہال میں داخل ہونے سے قبل خاکسارہ نے معہ چند عہدیداروں کے آپ کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ تمام بہنیں استقبال کے لئے کھڑی ہو گئیں۔ بعدہٗ حضرت سیدہ موصوفہ کا عہدیدارانِ لجنہ سے تعارف کروایا گیا۔ اس دوران ناصرات الاحمدیہ کی چار بچیاں آپ کی آمد کی خوشی میں ایک استقبالیہ نظم گاتی رہیں۔ تعارف کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ صدرِ جلسہ کے ساتھ سٹیج پر تشریف لے گئیں۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت عزیزی بیگم صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد محترمہ انور قریشی صاحبہ نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسارہ جنرل سیکرٹری نے لجنہ راولپنڈی کی طرف سے حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ کی خدمت میں اھلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

سب سے پہلے محترمہ امۃ المالک صاحبہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پچاس سالہ دورِ خلافت کے اہم واقعات کو پیش کر کے جماعت احمدیہ کی گوناگوں مشکلات کے باوجود پیہم اور بے مثال ترقی کا ذکر کیا۔

اس کے بعد محترمہ زکیہ عارف صاحبہ نے ایک نظم سنائی۔ ازاں بعد حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ نے حاضرات سے خطاب کیا۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت فرمائی اور اور اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو گے تو وہ تم میں اپنے خلفاء مبعوث کرتا رہے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔ لیکن یہ انعام مشروط ہے اطاعت اور فرمانبرداری سے۔

آپ نے فرمایا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عمل صالح سے مراد صرف نماز روزہ کی پابندی اور چندے دینا ہے۔ حالانکہ اعمالِ صالح سے مراد خلیفہ کے ہر حکم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری بھی ہے۔ بغیر اطاعت اور فرمانبرداری کے دیگر اعمال بھی قابلِ قبول نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا۔

آج حضور کی خلافت کو ۵۱ برس گزر گئے ہیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اس خوشی میں ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ ڈنمارک میں ایک اللہ تعالیٰ کا گھر صرف اپنے چندہ سے بنائیں گی۔ آپ نے وعدہ جات کی ادائیگی کے متعلق تاکید کی۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت سیدہ موصوفہ کی تقریر کے بعد محترمہ رشیدہ حسین صاحبہ نے ایک تقریر کی جس کا موضوع تھا "جماعتی تنظیم کے لئے جانی و مالی قربانی کی ضرورت"۔

اس کے بعد حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ نے کچھ سندات جو کہ گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر ملی تھیں تقسیم کیں۔

پھر صدرِ جلسہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے عورتوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی نیز بچوں کی اصلاح کرنے کی طرف خاص زور دیا۔

جہلم۔ کیمل پور۔ گوجرخاں اور واہ سے بہت سی مستورات اس جلسہ کیلئے تشریف لائیں۔

۱۴ مارچ کو ۴ بجے شام لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام ایک جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد کیا گیا۔

اس جلسہ کا انتظام بیگم میجر مقبول احمد صاحب صدر مقامی کی کوٹھی پر کیا گیا تھا۔ جہاں غیر احمدی مستورات کو بلانے کے لئے خاص اہتمام کیا گیا۔ اس کے لئے دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ امید سے بڑھ کر غیر احمدی مستورات تشریف لائیں۔ بہت شوق اور توجہ کے ساتھ تقاریر سنیں۔

جلسہ ٹھیک چار بجے زیر صدارت بیگم صاحبہ بریگیڈیر رب نواز صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ انور قریشی صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد محترمہ بیگم میجر مقبول احمد صاحب صدر مقامی نے حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد حضرت سیّدہ موصوفہ نے سیرۃ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک نہایت مبسوط اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔

آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

اس کے بعد ایک نعتیہ کلام پیش کیا گیا۔ جو کہ ثریا اور ریحانہ نے پڑھا۔

پھر محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے ایک تقریر کی۔

ازاں بعد محترمہ اختر صاحبہ نے سلام بحضور سید الانام نظم پڑھی۔ نظم کے بعد حضرت سیدہ موصوفہ نے نصرت فری ڈسپنسری کا افتتاح کیا اور دعا فرمائی۔

پروگرام خاصا دلچسپ رہا۔ خاص طور پر غیر احمدی بہنوں نے نہایت توجہ سے سُنا۔

۱۵ مارچ ۱۹۶۵ء صبح ۱۱ بجے بیگم میجر مقبول احمد صاحب صدر مقامی لجنہ کی کوٹھی پر مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں آپ نے قیمتی نصیحتیں کیں۔ نیز مختلف شعبہ جات کے طریق کار کے متعلق ہدایات دیں۔

۱۵ مارچ شام ۴ بجے مسجد نور راولپنڈی میں ایک جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ اس کی صدارت صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے کی۔ اس میں دیگر تقاریر کے علاوہ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ نے بھی ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

بعدہٗ صدر جلسہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور حضرت سیدہ صاحبہ نے دعا کروائی۔ اس طرح جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ دو دن کا یہ پروگرام باحسن طریق سرانجام پایا۔

خاکسارہ
(سلیمہ خورشید۔ جنرل سیکرٹری۔ لجنہ راولپنڈی)

تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۴ اپریل کو خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ اختر صاحبہ بنت قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مکرم عبدالرشید صاحب ابن مکرم عبدالغنی صاحب احمدی گوجرانوالہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔

مورخہ ۴ اپریل کو بارات گوجرانوالہ سے ربوہ پہنچی۔ جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اور دوسرے احمدی احباب شامل تھے۔ تین بجے شام رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں سلسلہ کے متعدد بزرگان اور احباب نے شرکت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔

بعد ازاں مکرم عبدالحفیظ صاحب بی۔اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؏

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رشتہ کے جانبین کے لئے موجب راحت و برکت ہونے کے لئے دُعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس تعلق کو جانبین کے لئے اور احمدیت کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔ آمین

(خاکسار۔ محمد احمد قریشی ابن قریشی محمد احسن صاحب مرحوم کراچی۔ حال ربوہ)

درخواستِ دُعا

میری دو چھوٹی بہنیں مجیدہ طاہرہ فائنل ایف اے اور بشریٰ شاہدہ تھرڈ ایر ایم بی بی ایس کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سعیدہ زاہدہ بیگم پروفیسر رفیق احمد ثاقب)

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۹۲:۔ میں بی ایم عبدالرحیم ولد محمد موسےٰ رضا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مجھے میرے بیٹوں کی طرف سے ماہوار اخراجات کے طور پر مل رہا ہے میں اپنی تمام جائیداد اور تجارت اپنے بیٹوں کے نام منتقل کر چکا ہوں اور اپنے بڑھاپے کی وجہ سے خود تجارتی کام کرنے کے قابل نہ تھا لہذا یہ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار ایک قسم کا گزارہ مجھے میرے بیٹوں کی طرف سے مل رہا ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد بی۔ ایم۔ عبدالرحیم۔ گواہ شد ڈاکٹر محمد امام ولد محمد حسین صاحب ۵ البرٹ وکٹر روڈ شورش بنگلور گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد گجراتی قادیان ولد حافظ غلام غوث حال وارد بنگلور بقلم خود ۱۳/۱۱/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۱۶:۔ میں احمد کنجی ولد موسےٰ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میں کپڑے کی تجارت کرتا ہوں جس میں میرا بیس ہزار روپیہ سرمایہ لگایا ہوا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی مجھے اس تجارت کے ذریعہ مبلغ ۲۴۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد کے احمد کنجی موصی

K. Ahmad. Kunhi

گواہ شد۔ کے پی اسّو ولد مّمول صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ

K.P. Assoo

گواہ شد۔ صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ ۲۴/۱۰/۶۴

ضمیمہ وصیت:۔ میں نے کل اپنی جو وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کی ہے اس میں مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ کی رقم درج کرنے سے رہ گئی ہے یہ رقم میری جائیداد ہے اور اس وقت ایک تجارت پر لگائی ہوئی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کاغذ کو بھی میری وصیت میں شامل کر لیا جائے۔ العبد کے احمد کنجی ولد موسےٰ صاحب ساکن کالی کٹ گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال کالی کٹ۔ گواہ شد۔ ایم کے حسن کویا صاحب ولد حاجی کنجا موی صاحب ساکن کالی کٹ معرفت انجمن احمدیہ ۲۵/۱۰/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۲۳:۔ میں ایم پی کویا ٹی ولد باوا صاحب قوم احمدی پیشہ کلرک عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ ایک مکان جس کا رقبہ ایک سنیٹ ہے اور جس میں چار کمرے ہیں ہم تین بھائیوں دو بہنوں کی مشترکہ ملکیت ہے میرا حصہ ۱/۵ ہے یہ مکان محلہ نگرام شم کالی کٹ میں ہے قیمت تین ہزار ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اس وقت ملازمت کرتا ہوں اور میری ماہوار تنخواہ ۱۶۲/- روپے ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ایم پی کویا ٹی موصی۔ گواہ شد کے پی اسّو ولد مّمول صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ گواہ شد۔ صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال کیرالہ حال وارد کالی کٹ کیرالہ ۲۴/۱۰/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۲۴:۔ میں ٹی علی ولد کنج احمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) زمین کا ایک ٹکڑا جس کا رقبہ چوتھائی ایکڑ ہے اور جس میں ہمارا رہائشی مکان بھی چھوٹا سا موجود ہے محلہ مین چندہ کالی کٹ میں واقع ہے۔ اس زمین اور مکان میں ہم دو بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں میرا حصہ ۱/۳ ہے۔ زمین و مکان کی کل قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میرا حصہ ۳۳۴/- روپیہ ہے (۲) میرے پاس ایک مکان ۱۵۰۰/- روپیہ میں رہن ہے (۳) میرا تجارتی سرمایہ ۳۷۳۷/- روپیہ تین ہزار سات سو سینتیس کا ہے جو دکان میں لگا ہوا ہے گویا میری کل جائیداد ۵۵۷۱/- روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی مجھے تجارتی کاروبار سے ماہوار اندازاً ۱۱۵/- روپے آمد ہو جاتی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ٹی علی موصی گواہ شد۔ کے پی اسّو ولد مّمول صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ۔ گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال کیرالہ حال وارد کالی کٹ ۲۳/۱۰/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۲۹:۔ میں کے پی اسّو (K.P. Assoo) ولد مّمول صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔ (۱) آرہ مشین Saw Mill جو محلہ پودیا پالم کالی کٹ نمبر ۲ میں واقع ہے مع زمین اس کی قیمت مبلغ ۴۶۰۰۰/- روپیہ ہے (۲) فلور مل جو محلہ جیل روڈ کالی کٹ میں ہے، اس کی زمین میری ملکیت نہیں ہے صرف فلور مل میری ہے۔ فلور مل کی قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے (۳) تجارتی کاروبار میں میرا سرمایہ ۹۰۰۰/- روپیہ لگا ہوا ہے (۴) بنک میں میرے ۱۶۰۰۰/- روپیہ جمع ہیں۔ گویا میری کل جائیداد چوہتر ہزار ۷۴۰۰۰/- روپے کی ہے۔ لیکن میرے کاروبار پر ۶۰۰۰/- روپے قرض بھی ہے مجھے اپنے مذکورہ بالا کاروبار سے مبلغ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد کے پی اسّو موصی (K.P. Assoo) گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد گجراتی درویش قادیان حال وارد کالی کٹ بقلم خود۔ گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔ ۲۴/۱۰/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۳۰:۔ میں ایم موسیٰ ولد عبدالرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ بنیجری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار ۷۵/- روپے تنخواہ ملتی ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد ایم موسےٰ موصی (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد۔ ایم پی کویا ٹی ولد باوا صاحب ساکن کالی کٹ معرفت مسجد احمدیہ کالی کٹ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔ (دستخط بحروف انگریزی)

وصیت نمبر ۱۳۵۳۳:۔ میں زبیدہ بی بی زوجہ مولوی محمد ابوالوفا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال کالی کٹ ڈاکخانہ کالی کٹ ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ تھا جس میں سے ۲۰۰/- روپیہ اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوئی ہوں اور اس کا زیور بنوا لیا تھا۔ ۳۰۰/- روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیور طلائی حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ ہار طلائی وزنی اندازاً ۲ تولہ۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزن اندازاً اڑھائی تولہ۔ انگوٹھی طلائی وزن تین ماشہ اس زیور کی موجودہ قیمت ۶۵۰/- روپیہ ہے گویا میری کل جائیداد مبلغ ۹۵۰/- روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں اگر کوئی ہوگی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ زبیدہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ مولوی محمد ابوالوفا ولد مولوی موسےٰ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کالی کٹ شوہر موصیہ۔ گواہ شد ٹی علی ولد کنج احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالی کٹ ۲۵/۱۰/۶۴

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہِ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ایسے مواقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشادِ مقدس حسب ذیل ہے:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (تعمیر مساجد ممالکِ بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے بتاریخ ۲۹/۳/۶۵ بروز پیر محلہ دار الرحمت غربی میں بعد نماز مغرب عزیزی ممتاز بیگم صاحبہ بنت مکرم بوستان خاں صاحب ساکن نعودرم گوجر ضلع راولپنڈی کا نکاح چوہدری داؤد احمد صاحب ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھایا۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد سعید پنشنر ربوہ)

۲۔ زہرہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد عبد اللہ صاحب ساکن مالوکے بھگت تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح مولوی سعید احمد صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب ساکن سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ -/۲۰۰۰ روپے حق مہر پر۔ اور

۳۔ شکریہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد عبد اللہ صاحب ساکن مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ کا نکاح میاں منیر احمد صاحب ولد میاں غلام نبی صاحب محلہ سرائے بھابڑیاں سیالکوٹ شہر کے ساتھ حق مہر مبلغ -/۲۵۰۰ روپے پر۔

۴۔ ثریا بیگم صاحبہ بنت میاں حبیب اللہ صاحب سکنہ مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ میاں محمد رفیق صاحب ولد اللہ دتہ صاحب سکنہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ -/۴۰۰۰ حق مہر پر خاکسار نے پڑھے۔ بزرگان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ متعلقہ خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خاکسار۔ محمد یوسف سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ)

درخواستہائے دُعا

- خاکسار کی والدہ صاحبہ کو تمام بدن پر خارش ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔

(احمد حسین کاتب)

- میری اہلیہ کو پتے کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے اپریشن ہوگا۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (سیٹھ نذیر احمد۔ موہن پورہ۔ راولپنڈی)

- میرے برادر حقیقی عزیز نسیم احمد کو بھینس کی زد میں آنے کی وجہ سے بازو پر شدید چوٹ آئی ہے اسی طرح سر اور جسم کے دوسرے حصوں پر بھی بعض چوٹیں لگی ہیں عزیز میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔

(رشید احمد انور۔ ٹی آئی کالج ربوہ)

- خاکسار کی لڑکی نفیسہ بیگم بخار سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

(خاکسار محمد سعید۔ چوہڑ چک ۱۵/۲۶۔ ضلع شیخوپورہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو، ۸ اپریل۔ پاکستان اور روس کے درمیان۔ کل تین معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں۔ جن کے تحت رُوس اور پاکستان کے درمیان تجارت دوگنا ہو جائے گی، رُوس پاکستان کو ۲۵ کروڑ روپے کا قرضہ دیگا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان سائنسدانوں، اساتذہ طلباء، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پروگراموں اور فلموں کا تبادلہ ہوگا۔ ان معاہدوں پر پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ ذو الفقار علی بھٹو اور روس کی جانب سے غیر ملکی تجارت اور ثقافتی امور کے وزیر نے دستخط کئے۔

وزیر خارجہ مسٹر ذو الفقار علی بھٹو نے معاہدوں پر دستخطوں کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدے پاکستان اور روس کے عوام کی اس خواہش کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ ان کے درمیان تعاون بڑھے۔ اور ان میں دوستی کے رشتے مزید استوار ہوں۔

پاکستان اور روس کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے تحت اب دونوں ملکوں کے درمیان بارہ کروڑ روپے کی سالانہ تجارت ہوا کرے گی۔ جبکہ اس سے قبل اس تجارت کا حجم ۶ کروڑ روپے ہے۔ اس کے ساتھ ہی روس نے پاکستان کو ۱۵ سے ۲۵ کروڑ روپے تک قرض دینے کا بھی اعلان کیا ہے اس سلسلے میں جو معاہدہ کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق پاکستان روس سے مشینری ادھار پیٹے پر خریدے گا۔

نئی دہلی۔ ۸ اپریل۔ گزشتہ روز شیخ عبد اللہ کا پاسپورٹ منسوخ کرنے کے سلسلہ میں بھارتی حکومت کے فیصلہ کے خلاف پورے مقبوضہ کشمیر میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ کل سری نگر میں مکمل ہڑتال رہی اور چھوٹے بڑے تمام کاروباری ادارے احتجاجًا بند رہے۔ یہ ہڑتال محاذ رائے شماری کے راہنماؤں کی اپیل پر کی گئی تھی۔ محاذ رائے شماری کے ترجمان نے کل ہڑتال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بیرونی ملکوں میں شیخ عبد اللہ کے دورہ پر عائد کردہ پابندیاں ناواجب ہیں اور کشمیری عوام نے اس سلسلے میں بھارتی حکومت کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ عبد اللہ گزشتہ ۱۵ سال سے ریاستی عوام کے حق خود ارادیت کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور بھارتی حکومت ان کے خیالات سے پہلے بھی آگاہ تھی۔

کراچی۔ ۸ اپریل۔ وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ دولت پہلے ہی چند ہاتھوں میں سمٹ چکی ہے۔ اور اس رجحان پر قابو پانے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں اور مختلف گروپوں کو ملکی صنعت میں شریک کرے گی۔ انہوں نے صدر ایوب کا یہ وعدہ دہرایا کہ جہاں تک سرمایہ کی تقسیم کا تعلق ہے حکومت اجارہ داریوں کو ختم کرکے رہے گی۔

مسٹر الطاف حسین وزارت محنت کے افسروں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے صدر ایوب کے منشور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر کا منشور بالکل واضح ہے۔ اور اس پر عمل درآمد ضروری ہے۔

صدر ایوب چاہتے ہیں کہ وہ مملکت کے امور میں عوام پوری طرح دلچسپی لیں۔ ملک کے قدرتی وسائل کو زیادہ سے زیادہ کام میں لایا جائے۔ دولت کی مساوی تقسیم عمل میں لائی جائے صدر ایوب انتظامیہ سے بدعنوانیوں کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

کراچی۔ ۸ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ بھر میں تمام کنڈر گارٹن سکولوں کو کام بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس حکم پر یکم جولائی ۶۵ء سے عمل درآمد ہوگا۔ اور اس کے بعد مغربی پاکستان میں تمام ایسے سکول جن میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے اور جہاں تین سے پانچ سال تک کے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے کام بند کر دیں گے۔

حکومت مغربی پاکستان نے ایک گشتی مراسلے کے ذریعے اپنے اس فیصلے کی اطلاع محکمہ تعلیم کے علاقائی دفاتر کو دے دی ہے مراسلے میں کہا گیا ہے کہ حکومت یہ اقدام کرنے پر اس لئے مجبور ہوتی ہے کہ یہ ادارے نہ تو اچھی طرح کام کر رہے ہیں اور نہ ہی ان سے کوئی مفید مقصد پورا ہو رہا ہے۔

سائیگون۔ ۸ اپریل۔ یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق دریائے میکانگ کے ڈیلٹا میں گزشتہ ۱۲ گھنٹے سے گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور فریقین کو سخت جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ۲۴۰ ویٹ کانگ گوریلے ۲۶ جنوبی ویٹ نامی فوجی اور ۶ امریکی ہلاک ہوئے ہیں۔ زخمی ہونے والے امریکیوں کی تعداد ۳۶ ہے۔

۴۴۔ عرصہ سے ہمارے مکان کا کیس چل رہا ہے۔ عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

(اقبال احمد ٹیچر۔ قائد خدام الاحمدیہ سمندری ضلع لائل پور)

یہ خیال باطل ہے کہ صرف مامور پر ایمان لانے سے ہی نجات ہو جاتی ہے

اگر نجات چاہتے ہو تو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت میں بھی بعض لوگ ہیں جو اس بات پر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچان لیا۔ مگر آپ کی بعثت کی غرض کو نہیں پہچانتے اس کی غرض تو نجات دنیا تھی۔ اگر یہ حاصل نہیں ہوئی تو ان کے لئے آپ کا آنا اور نہ آنا برابر ہے۔ بلکہ پہلے ہم اندھیرے میں گر رہے تھے اور اب ہم روشنی میں گر رہے ہیں۔ یہ بات اور الزام کے قابل ہے۔ جب تک اندھیرا تھا تو ہم خدا کو کہہ سکتے تھے کہ ہم کو پتہ نہ تھا مولویوں نے دین کی شکل کو بگاڑ رکھا تھا مگر جب اس نے لیمپ جلا دیا تو ہمارا یہ عذر بھی جاتا رہا۔ جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج دیا اور اس کے ذریعہ بتا دیا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے، وہ مومنوں کی مدد کرتا ہے ان سے باتیں کرتا ہے اور اپنا جلال ظاہر کرتا ہے تو پھر اگر ہم فائدہ نہ اٹھائیں اور اسے مردہ کی طرح چھوڑ دیں تو ہم زیادہ مجرم ہوں گے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بہت احتیاط سے قدم رکھیں بہت لوگ ہیں جو نمازوں میں سست ہیں اور روزہ نہیں رکھتے۔ بہت ہیں جو اسی طرح جھوٹ بولتے ہیں جس طرح وہ پہلے بولتے تھے۔ شہادت کو چھپاتے ہیں، چوری کرتے ہیں جس طرح وہ پہلے کرتے تھے بہت لوگ ہیں جو لوگوں کے مال کو کھا جاتے ہیں جس طرح وہ پہلے کھا جاتے تھے۔ بہت ہیں جو ظلم کرتے ہیں جس طرح وہ پہلے کرتے تھے۔ اسی طرح بہت ہیں جو دوسروں کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جس طرح وہ پہلے دیکھتے تھے تکبر کرتے ہیں فتنہ اور لڑائی ڈلواتے ہیں جس طرح وہ پہلے کرتے تھے۔ بہت ہیں جو اسی طرح بحثیں کرتے ہیں جس طرح پہلے کرتے تھے۔ بہت ہیں جو اسی طرح تمسخر کرتے ہیں جس طرح پہلے کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کو صرف ایک نسخہ کا پتہ لگا ہے۔ ان کے لئے کوئی نجات نہیں ہوئی کیونکہ انھوں نے نسخہ کو استعمال نہیں کیا یاد رکھو کسی کو فائدہ نہیں ہو سکتا اور کوئی نجات نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ نسخہ کو استعمال نہ کرے۔

یہ ایک لغو خیال ہے کہ صرف نبی پر ایمان لانے سے نجات ہو جاتی ہے یہ عیسائیوں والا خیال ہے اگر کسی پر ایمان لانے سے نجات ہو سکتی ہے تو وہ سب سے بڑے نبیوں کے سردار پر ایمان لانے سے ہو سکتی تھی۔ مگر اس نے بھی نجات نہ دی تو مسیح موعودؑ تو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم ہیں۔ اگر نبی کریم صلعم پر ایمان لانے سے نجات ہو سکتی تھی تو آقا کے بعد پھر خادم کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ پیغامیوں والا خیال ہے لیکن اگر ایمان لانے کے بعد عمل کرنا ضروری ہے تو نبیوں کی ضرورت ہے۔ نفسانی کدورتوں کو رکھتے ہوئے یہ خیال کر لینا کہ صرف ایمان لانا کافی ہے یہ بیوقوفی ہے۔ پس اپنے دلوں کی اصلاح کی فکر کرو۔ اسلام جو احکام لایا ہے۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تم کو اگر لوگ جھوٹ بولتا دیکھیں گے تو وہ کیوں احمدی ہوں گے۔ اس طرح تم اپنے آپ کو ہی دکھ میں نہیں ڈالتے بلکہ دوسروں کو بھی۔ پس تمہاری سستیاں دو خطرناک نتائج پیدا کرتی ہیں ایک تمہاری اپنی ذات کے لئے دوسرا قوم کے لئے ایک طرف تمہاری بدعملی تم کو دکھ میں ڈالتی ہے۔ دوسری طرف دوسرے لوگوں کی نظریں تمہاری طرف ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آکر کیا کیا اگر تم ویسے کے ویسے ہی رہو گے تو پھر وہ کس طرح آپ کی صداقت کے قائل ہو سکتے ہیں۔ جب وہ دیکھیں گے کہ تم کو اس دین سے کچھ فائدہ نہیں ہوا تو کیوں وہ اس کو قبول کریں گے اگر کوئی تغیر اور کوئی تبدیلی اور کوئی سچا نمونہ اسلام کا اور اخلاق کا تمہاری زندگیوں میں ان کو نظر نہ آئے گا۔ تو بتاؤ کہ کیا ضرورت ہے کہ لوگ قربانیاں کریں۔ دین کے لئے تو عورتوں کو خاوند چھوڑنے پڑتے ہیں۔ خاوندوں کو بیویاں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ مال دینا پڑتا ہے جان دینی پڑتی ہے سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ جب آگے کچھ نہیں ملتا تو کیوں کوئی آپ کے دین کے لئے قربانی کرے گا۔ ہاں اگر وہ دیکھیں گے کہ تم کو کچھ مل گیا ہے اور تمہاری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے تو بے شک اگلے جہان کے دکھ اور عذاب سے بچنے کے لئے لوگ اپنا جان و مال رشتہ دار وغیرہ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس سب سے بڑی تبلیغ اور تغیر جو ہو سکتا ہے وہ احمدیوں کے اخلاق کے ذریعہ اور ان کی روحانیت کے ذریعہ ہو سکتا ہے جب لوگ آپ کے اخلاق اور روحانیت کو دیکھیں گے تو دیوانہ وار آپ کی طرف دوڑیں گے۔ اس لئے ایسا رنگ رکھو کہ لوگ آپ کی طرف کھچے آئیں۔ اپنے اندر ایک تغیر پیدا کریں اور پاک تبدیلی پیدا کریں تاکہ آپ کے اندر بھی نور پیدا ہو اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو اور فائدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرے اور آپ کو ہر دکھ سے نجات دے آمین"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۲۳ء)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

چار ہزار روپے کی فوری ضرورت ہے

مجلس انصار اللہ کی شوریٰ نے سال رواں کے لئے تعمیر فنڈ کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا۔ بعض ضروری تعمیری کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اراکین سے درخواست ہے کہ جس طرح وہ پہلے تعاون کرتے رہے ہیں اب بھی یہ رقم جلد پوری کر دیں۔ تاکہ کام بروقت سر انجام دیا جا سکے۔

ایسے اراکین جنہوں نے ایک سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم اس فنڈ میں دی ہیں ان کے نام دعا کی غرض سے ہال پر کندہ کروائے جا چکے ہیں۔ اب بھی جو دوست سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم دیں گے ان کے نام کندہ کروا دیئے جائیں گے۔

جو دوست پہلے حصہ لے چکے ہیں وہ بھی اس سال حسب استطاعت چندہ ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۴ ۔ ۲۵ - اپریل بروز ہفتہ و اتوار بمقام باڈہ ستن منعقد ہو رہا ہے اجتماع میں مرکزی نمائندہ کے علاوہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب و مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی شرکت متوقع ہے قرب و جوار کی تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دوستوں کو اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت و اصلاح اور دین اسلام کی مضبوطی کے لئے کم و بیش کوششیں ہوتی رہتی ہیں مگر کئی مجالس ایسی ہیں جو بروقت دفتر مرکزیہ میں اپنی مساعی کی اطلاع نہیں بھجواتیں جس کی وجہ سے مرکز ایسی مجالس کی کوششوں سے بے خبر رہ جاتا ہے لہذا ایسی تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ مہینہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲